

جو سامان موجود ہیں، وہ گھٹتے جائیں گے۔ ان کا زور انفرادیت کے بجائے توحید پر ہوتا جائے گا۔ اس طرح یہ خود ساختہ ملتیں، جس قدر مٹیں گی، خالص توحید پر سچے ایمان کے اجزا بنتی جائیں گی، واللہ اعلم بالصواب۔

### ۱۵۔ بشرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”یہ خیال بالکل اچھوتا ہے اور بڑا خیال نہیں، بلکہ فیکٹ ہے۔ ایسی خوبی سے بیان ہوا ہے کہ اس سے زیادہ تصور میں نہیں آسکتا۔ مشکلات کی کثرت کا اندازہ صد حقیقی یعنی ان کے آسان ہو جانے سے کرنا درحقیقت حسن مبالغہ کی معراج ہے، جس کی نظیر آج تک نہیں دیکھی گئی۔“

نفیات کا واضح مسئلہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی رنج و یا اذیت رساں چیز کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کا احساس رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوئے بالکل مٹ جاتا ہے۔ نماز میں التحیات کے وقت انسان بیٹھتا ہے تو ابتدا میں بائیں پاؤں پر خاصا بوجھ پڑتا ہے اور ذرا تکلیف محسوس ہوتی ہے، لیکن نماز کی عادت ہو جائے تو مقام نشست پر ایک گنا سا پڑ جاتا ہے۔ پھر نشست کے وقت تکلیف کا کوئی احساس نہیں رہتا۔ مرزا یہی پہلو سامنے رکھ کر اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھ پر اتنی مشکلیں اور مصیبتیں مسلسل تازل ہوئیں کہ میں ان کا عادی ہو گیا اور ان سے جو تکلیف پہنچتی تھی، اس کا احساس ہی باقی نہ رہا۔ انسان رنج کا عادی ہو جائے تو اس کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مشکلات کا ہجوم اور تواتر ہی میرے لیے آسانی کا موجب بن گیا۔

یہ پہلو ایسے انداز میں پیش کرنا صرف مرزا پر ختم ہے اور بقول حالی مشکلات کا اندازہ صد حقیقی یعنی ان کے آسان ہو جانے سے کرنا حسن مبالغہ کی معراج ہے، یعنی اتنی مشکلات پڑیں کہ چار و ناچار میں ان کا خوگر ہو گیا اور ان سے جو اذیت پہنچ سکتی تھی، اس کا احساس ہی باقی نہ رہا۔ واضح ہے کہ مشکلات ختم نہیں